جیسے موذی مرض میں مبتلا رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔ مرحوم اپنے دور حکومت میں مسلمانوں کیلئے اتنا کچھ نہ کر سکے جس قدر امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل کیلئے کر گئے۔ شاہ حسین کی موت سے مسلمانوں کو اتنا دکھ اور رنج نہ ہوا جتنا کہ امریکہ اور برطانیہ کو ہوا۔ کیونکہ ان کا ایک دیرینہ اور پرانا مہرا ختم ہو گیا۔ شاہ حسین نے اپنے پیش روؤں کنگ طلال، کنگ عبداللہ اور شریف حسین وغیرہ کی طرح آخر دم تک اپنے آقاؤں سے ایفائے عہد نبھائے رکھا۔ اسکی مثال میری لینڈ معاہدہ ہے۔ جس کو کامیاب بنانے کیلئے امریکہ نے شاہ حسین کو بستر مرگ سے اٹھا کر یاسر عرفات کے ساتھ مذاکرات میں شریک کیا۔ تاکہ اپنے مذموم مقاصد کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔ اسکے علاوہ شاہ حسین کی امریکہ اور برطانیہ کیلئے بے شمار خدمات ہیں۔ افسوس کا مقام ہے کہ اس غدار ابن غدار ابن غدار کو ہمارے پریس اور قومی صحافت نے بھی بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔ حالانکہ اس خاندان نے جتنا نقصان عالم اسلام کو پہنچایا ہے وہ نقصان ناقابل تلافی ہے۔ شریف مکہ سے لے کر شاہ حسین تک کا کردار تاریخ کا حصہ ہے۔ جسے پڑھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ آیا یہ خاندان تحسین و عقیدت کے قابل ہے یا نفرت کا؟۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمہ اللہ اور شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ اور مولانا عزیر گل رحمہ اللہ کو شریف مکہ نے ہی انگریزوں کے حکم کے مطابق گرفتار کیا اور قیدی بنا کر جزیرہ مالٹا بھیج دیا۔ پھر اس خاندان نے مسلمانوں کی عظمت اور وحدت کی حامل سلطنت عثمانیہ کو بھی انگریزوں کے ساتھ مل کر پارہ پارہ کر دیا۔ اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو عالم اسلام کے خلاف سازشوں کا مرکز بنا دیا۔ جس کے بعد اس خاندان پر برطانیہ کی مہربانیاں اتنی بڑھیں کہ امریکہ اور برطانیہ کا دست شفقت ابتک اس خاندان کے سر پر ہے۔ شاہ حسین نے مرتے وقت امریکہ کے ایما پر چونتیس سال سے منتظر ولی عہد اپنے بھائی شہزادہ حسن کو بھی برطرف کر دیا، کیونکہ اس کا جھکاؤ اسرائیل کی طرف نہیں تھا۔ اور اسکی بیوی ثریا کا تعلق پاکستان سے تھا۔ جو اسرائیل کو قطعاً نامنظور تھا۔ اُردن کے نئے بادشاہ شہزادہ عبداللہ نے برطانیہ کی تعلیمی نرسریوں اور برطانوی ماں کی گود میں پرورش پائی ہے۔ یقیناً اس شاخ پر بھی امریکہ اور برطانیہ کے مفادات کے پھل پھول اُگیں گے۔ گذشتہ سال جون میں اردن کے دار الحکومت عمان میں جب میں نے مختلف لوگوں سے

شاہ حسین اور اسکی حکومت کے بارے میں دریافت کیا تو رعایا کی اکثریت نے مجھے بتایا کہ عوام خوش نہیں، لیکن شاہ حسین 'اس کا خاندان اور اسرائیل بہت خوش ہیں۔ یہ تبصرہ اردنی معاشرہ کا حقیقی آئینہ دار ہے۔ کہ وہاں کے لوگ کس قدر شاہ حسین کی پالیسیوں کیخلاف تھے۔ بالآخر شاہ حسین بھی موت کی خوفناک وادیوں میں اتر گئے۔ اور پچاس برس تک بادشاہت کا تاج سر پہ سجانے والا وہ سرپُر غرور بھی مٹی میں پیوند ہوگیا۔ تاریخ میں اس کا نام شاہوں کی فہرست میں تو رہے گا لیکن اس کے ساتھ غدار کا لاحقہ بھی رہے گا۔ عالم اسلام کے عیاش اور امریکہ کے تابع مسلم حکمرانوں اور دولت وثروت اور کبر ونخوت کے نشے میں مبتلا انسانوں کیلئے شاہ حسین کا لاعلاج مرض اور بے بسی کی موت ایک عبرت کی مثال ہے۔ "فاعتبروا یا ولی الابصار" اگر عالم اسلام کے حکمرانوں نے امریکہ اور برطانیہ کی چوکھٹ پر جبہ سائی چھوڑدی اور خداوند کریم کی حقیقی چوکھٹ پر سربسجود ہوگئے تو یقیناً دنیا و آخرت کی کامیابیاں اور سرخروئیاں ان کا مقدر بن جائیں گے۔ ورنہ وہی تاریخ کی کتاب ہوگی۔ اور وہی غلامی اور غدار کی جلی سرخیاں ہونگی۔۔۔۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی خدمت اقتدار کی طوالت پر منحصر نہیں بلکہ عالم اسلام کو ملا محمد عمر جیسے مجاہد اور قلندر حکمرانوں کی ضرورت ہے جو گیدڑ کی سو سالہ زندگی پر ایک دن کی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## مولانا قاری محمد بشیرؒ کا سانحہ ارتحال

جمعیت علماء اسلام کے صوبائی ڈپٹی سیکرٹری جنرل، مشہور عالم دین اور نامور خطیب مولانا قاری محمد بشیر صاحبؒ ۱۴ فروری کو انتقال فرماگئے۔ قاری صاحبؒ گذشتہ کئی سالوں سے گردہ کے امراض میں مبتلا تھے۔ صبر ورضا اور استقامت کا دامن آپ نے کسی بھی موقع پر ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ جمعیت العلماء اسلام کے ساتھ شروع ہی سے آپ کا تعلق تھا۔ المیہ یہ ہے کہ آپ کے دو اور بھائی بھی اسی عارضہ سے انتقال کر گئے ہیں۔ آپ کے جنازہ میں کثیر تعداد میں علماء، خطباء، طلباء اور عامۃ المسلمین نے شرکت کی۔ ادارہ "الحق" اور دارالعلوم حقانیہ مرحومؒ کے پسماندگان اور مولانا عبدالعلیم حقانی سے دلی تعزیت کرتا ہے۔ قارئین "الحق" سے انکے رفع درجات کیلئے دعا کی اپیل ہے۔